

اسٹبلی رپورٹ (مباحثات)

اکسٹھ وال اجلاس (دوسری نشست)

# بلوچستان صوبائی اسٹبلی

اجلاس منعقدہ 13 / دسمبر 2022ء بروز مغل بہت بیان 18 / جمادی الاول 1444 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	03
2	دعائے مغفرت۔	04

## ایوان کے عہدیدار

قائم مقام اسپیکر----- سردار بابر خان موسیٰ خیل

## ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی----- جناب طاہر شاہ کاٹھ  
اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی) ----- جناب عبد الرحمن  
چیف رپورٹر----- جناب مقبول احمد شاہ وانی



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 13 دسمبر 2022ء بروز مغل بہ طابق 18، جمادی الاول 1444 ہجری، بوقت شام 04 بجکر 04 زیر صدارت جناب قادر علی نائل، چیئرمین، بلوچستان صوبائی اسمبلی بال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔  
جناب چیئرمین: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ از حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًاٰ هٗ شَاهِدًاٰ عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًاٰ هٗ فَعَصَىٰ  
فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْدًاٰ وَبِيَلًاٰ هٗ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًاٰ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ  
قَصْلَىٰ السَّمَاءَ مُنْفَطِرُ بِهِ طَكَانَ وَعُدَّةٌ مَفْعُولًاٰ هٗ إِنْ هِذِهِ تَدْكِرَةٌ  
شِيَّبَانٌ هٗ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَيْ رَبِّهِ سَبِيلًاٰ هٗ

﴿پارہ نمبر ۲۹ سورۃ المزمل آیات نمبر ۵ تا ۱۹﴾

ترجمہ: ہم نے بھیجا تمہاری طرف رسول بتانے والا تمہاری باتوں کا۔ جیسے بھیجا فرعون کے پاس رسول۔ پھر کہا نہ مانا فرعون نے رسول کا پھر کپڑی ہم نے اس کو وبال کی کپڑ۔ پھر کیونکر بچو گے اگر منکر ہو گئے اُس دن سے جو کرڈا لے لڑکوں کو بوڑھا۔ آسمان پھٹ جائیگا اُس دن میں اُس کا وعدہ ہونے والا ہے۔ یہ تو نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے بنالے اپنے رب کی طرف راہ۔ وَمَا عَدَنَا إِلَّا أَبْلَاغٌ۔

**جناب چیئر مین:** جزاک اللہ۔ لِمَنِ اللّٰهُ ارْزَحَ مَنِ الرَّحْمٰنِ۔ وفقہ سوالات۔

**جناب نور محمد ذہر (سینٹر وزیر، وزیر منصوبہ بندی و ترقیات):** ایک دفعہ دعا پڑھ لیں۔ افغانستان کی چن بارڈر پر جو ہماری فورسز اور ہمارے مقیم پاکستانی جو شہید ہوئے، ان کیلئے دعائے مغفرت کی جائے۔

**جناب چیئر مین:** جی مولوی صاحب! دعائے مغفرت فرمائیں۔  
(دعائے مغفرت کی گئی)

**جناب چیئر مین:** جی عارف صاحب۔

**میر محمد عارف محمد حسni:** ٹیچروں نے ہڑتال کی ہے agitation delegation پر بیٹھے ہوئے ہیں اُن کیلئے اگر کوئی وغیرہ ہے منظر صاحبان میں سے کسی کو بھجوادیں اُن سے بات کر لیں۔ ویسے اُن کے نمائندے وہاں میرے دفتر میں بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ اُدھراً گر بھجواسکتے ہیں یا باہر چلے جائیں جو بھی مناسب ہو۔

**جناب چیئر مین :** صحیح ہے تھوڑی سی کارروائی آگے بڑھاتے ہیں پھر اکان بھی آجائیں گے پھر بیچج دیں گے۔  
**میر اسد اللہ بلوق (وزیر زراعت و کوآپریٹوں):** جناب چیئر مین! point of public importance  
Artical-201(A) اسی پر میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

**جناب چیئر مین:** جی منظر صاحب۔

**وزیر زراعت و کوآپریٹوں:** Thank you جناب۔ آج ایک اہم نکتہ نظر پر میں اظہار خیال کرنے جا رہا ہوں۔ جو لوائی میں جب بارشیں ہوئیں تو اس سے پورے بلوچستان میں جوتا ہی ہوئی قدر تی آفات آئیں۔ مشرق، مغرب، شمال، جنوب ہر جگہ تباہی ہوئی۔ ایسا کوئی ڈسٹرکٹ نہیں بچا۔ لوگوں کی فصلیں تباہ ہوئیں، لوگوں کے کاروبار متاثر ہوئے، لوگوں کے گھر گر گئے تو اُس وقت بھی اس اسمبلی میں مشترکہ قرارداد پاس ہوئی تھی۔ جو نقصانات ہوئے تھے اُس کے حوالے سے مرکز کو ہم نے ایک قرارداد جس میں اُس وقت 52 بلین کا نقصان ہوا تھا۔ بعد میں جب estimate ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے لیا گیا اُس میں 3 سوارب کا نقصان ہوا ہے۔ اور وزیر اعظم پاکستان نے بارہا یہ کہا کہ جناب اس سیلاں میں پاکستان میں تین ڈالین ملین ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ جناب چیئر مین صاحب! افسوس کی بات یہ ہے کہ وزیر اعظم آئے یہاں دس ارب کا ایک دفعہ اعلان کیا۔ انہوں نے 16 ارب کا بعد میں ہمارے ساتھ commitment کیا کہ جتنے بھی زمیندار ہیں جو لوگوں کے گھر تباہ و بر باد ہوئے ہیں اُن کے ازالہ کیلئے مرکز کی جانب سے ایک بڑا پیکنچ دیا جائے گا۔ لیکن آج تک ایک ڈیڈی ایک پیسہ نہیں دیا گیا دنیا جہاں سے aids آئے امریکہ نے بڑے پیانے پر میے دیئے چاہئے دیئے سعودی عرب نے دیئے یونائیٹڈ عرب امارات نے دیئے فرانس نے دیئے ایشیان ڈولپیمنٹ بینک نے دیئے مجموعی طور پر جو

ہم نے estimate لگایا، 2 سو میلین ڈالر ز پاکستان کو ملے ہیں۔ جناب چیری مین صاحب! اسکو اگر پاکستانی روپوں میں convert کریں تو یہ 2 کھرب بنتے ہیں۔ اس میں ایک کھرب بلوجستان کا حصہ ہوتا ہے۔ لیکن بلوجستان کو ایک ٹیڈی نہیں دی ہم نے اپنا کیس وزیر اعظم کو پیش کیا وزیر اعلیٰ بلوجستان میر قدوس صاحب وہاں گئے۔ میں نے ایک دفعہ پلانگ کمیشن کا جو منٹر ہے ویڈیونک پر میں نے ان سے بات کی۔ پھر ان کا جو منٹر تھا ان سے ہماری بات ہوئی۔ شروع میں انہوں نے کہا 16 ارب دیں گے۔ بعد میں انہوں نے کہا 8 ارب دیں گے زمینداروں کیلئے پھر 6 ارب دیں گے بعد میں 2 ارب دیں گے پھر ڈیڑھ پر آئے کہتے ہیں ہمارے پاس میں نہیں ہیں۔ تو اس وقت ہم سمجھتے ہیں جو ہمارے کسانوں کی حالت ہے، جن لوگوں کے گھر بہہ گئے ہیں۔ تو یہ اس صوبے کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ تیرے شہری کی حیثیت سے اس کو ڈیل کر رہا ہے نوا آبادیت colony کے طور پر اس کو ڈیل کر رہے ہیں۔ بلوجستان کی اہمیت جناب چیری مین صاحب! سی پیک کے حوالے سے 56 بلین ڈالر لیئے گئے بلوجستان پر خرچ نہیں ہوئے۔ ریکوڈ کا چرچہ ہو رہا ہے مرکز کو فائدہ ہو رہا ہے بلوجستان کو کچھ نہیں مل رہا ہے۔ سیندھ ہوا بلوجستان کو کچھ نہیں ملا۔ گیس ہوئی بلوجستان کو کچھ نہیں ملا۔ جب اس ملک کو خطرہ ہوا، انڈیا نے ایٹھی بلاسٹنگ کی، اُس وقت ہمارے بلوجستان میں چاغی کے پہاڑ کام میں آئے۔ تو بلوجستان نے ہر وقت قربانی دی ہے۔ 47ء میں جب محمد علی جناح نے یہ ملک بنایا بلوجستان اس کا حصہ نہیں تھا۔ بلوجستان کو جب شامل کیا گیا محمد علی جناح کی wordings تھیں جناب چیری مین صاحب! ”کہ ایک نیا پاکستان بنے گا جس میں انصاف ہو گا، مساوات ہو گی، بلوجستان کے عوام کی زندگی بہتر ہو گی“، کیا ہوا بلوجستان کے ساتھ؟ آج بھی بلوجستان کے ساتھ جو زیادتیاں ہو رہی ہیں بلوجستان کو زنجروں میں جکڑ کے رکھ دیا ہے ابھی جتنے پیسے آگئے ہیں سندھ کو ملا، پنجاب کو ملا، اسلام آباد کے حکمران یہ بلوجستان کے ساتھ کیا کرنے جا رہے ہیں؟ ہم ان کے اس طرزِ حکمرانی، بلوجستان کا استھان، colonial system کو مسترد کرتے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ بلوجستان کے ساتھ یہ زیادتیاں بند ہونی چاہئیں اور وزیر اعظم پاکستان کو کوئی شرم اور کوئی حیا بھی ہوتی ہے کہ وس دفعہ آپ آئے یہاں، آپ نے اعلان کیا نصیر آباد میں آپ نے اعلان کیا قلعہ سیف اللہ میں۔ آپ وزیر اعظم ہوتے ہوئے بلوجستان میں آکے جھوٹ بولتے ہیں۔ بلوجستان کے عوام کی دل آزاری کرتے ہیں، بلوجستان کے لوگوں کے جو ختم ہیں ان پر نمک پاشی کرتے ہیں۔ میں اپنے جتنے بھی ساتھی اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں جناب چیری مین صاحب! ایک دفعہ پھر ان سے request کرتا ہوں کہ اپنی ذاتی اختلافات ختم کریں بلوجستان کو بچائیں بلوجستان اس ملک کا ہی اگر مستقبل ہے بار بار وہ کہہ رہے ہیں کہ بلوجستان اس ملک کا مستقبل ہے تو مستقبل کے بچوں کے ساتھ اس طریقے سے سلوک نہ کریں یہ زنجروں سے جکڑے ہوئے بلوجستان کو بہتر طریقے سے ڈیل کریں اس طریقے سے احساس محرومیت پیدا ہو گا جو امن کے طلبگار مایوس ہونگے اگر بلوجستان کو اس طریقے سے ڈیل کیا

گیا، اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ وزیر اعظم پاکستان رحم کریں اور یہ جو انہوں نے بڑے بڑے اعلانات کیتے ہیں وہ اپنے commitments کو پورا کریں۔ یہی یہ میری التجا ہے اور یہی میرے آج کے points میں جن پر میں نے بات کی۔

جناب چیئرمین۔ Thank you

**جناب چیئرمین:** تھوڑی کارروائی آگے بڑھاتے ہیں اُس کے بعد آپ لوگوں کو موقع دیا جائیگا۔ تھوڑی سی کارروائی آگے بڑھاتے ہیں ملک سکندر صاحب اُس کے بعد پھر آپ لوگوں کو موقع دیا جائیگا۔ مسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں

**جناب چیئرمین:** وقفہ سوالات سوالات کو آگے بڑھادیں اُس کے بعد یہ ختم ہو جائیگا۔ پھر آپ کو موقع دینے گے۔ جی ملک سکندر صاحب۔

**ملک سکندر خان ایڈ ووکیٹ (قائد حزب اختلاف):** انتہائی اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ دلار ہا ہوں چار سال ہم اس اسیبلی کو unfortunately اس کے تقصیں سے کھلیتے چلا رہے ہیں جو آج ہماری کیفیت ہے۔ یا اس سے پہلے اجلاسوں میں ہماری جو اس اسیبلی کے تقدس کا ہم نے خیال رکھا ہے، وہ سب آپ کے سامنے ہیں۔ ہماری یہ اسیبلی اس وقت بالکل ہزار گنجی کی جو سبزی مار کیٹ ہے اُس کی پوزیشن پیش کر رہی ہے جس میں صرف نیلام والے غرے لگتے ہیں اور اُس کے بعد نہ تو سنجیدہ طریقے سے قانون سازی کی طرف توجہ ہے نہ سنجیدہ طریقے سے بلوچستان کے حقوق یا اُن کے یا اُس کی طرف توجہ ہے۔ میرے بھائی میر اسد خان نے تفصیل آپ کو بتا دی اس کو میں سکینڈ بھی کروں گا۔ لیکن عرض یہ ہے کہ یہاں جو انتہائی اہمیت کی حامل جو میری گزارش ہے، وہ یہ ہے کہ اسیبلی قانون سازی کے لئے ہوتی ہے۔ لیکن بد قسمتی سے چار سال سے ہم صرف exemption پر ہاں سے آپ بنالیتے ہیں آپ لے آتے ہیں اور آپ یہاں رکھ دیتے ہیں۔ آپ یہاں سے آواز لگاتے ہیں کہ 84 کی exemption ہے اور 85 کی exemption ہے وہ پاس ہو جاتا ہے۔ نہ ممبر نے پڑھا ہے اور نہ اسیبلی کے ذمہ داروں کی جو یہاں بیٹھے ہیں legislation کیلئے۔ یہ آئین کا جو ستون ہے یہ legislative body ہے۔ اگر آپ اس سے ہر چیز آپ چھپائیں گے تو جناب چیئرمین صاحب! پھر اس اسیبلی کی بھی تذیل ہوتی ہے اس اسیبلی کے اراکین کی بھی تذیل ہوتی ہے اور یہاں بیٹھے جو لوگ ہیں وہ بھی آپ پر ہنستے ہیں اور ساری دنیا اس حالت کو دیکھئے یقیناً ابوچستان اسیبلی پر ہنسنے کی اس سے دوسرا کوئی بات نہیں ہوگی۔ یہی اسیبلی رہی ہم نے یہ اسیبلی دیکھی ہے۔ ہمارے دوسرے ساتھی جو بیٹھے ہیں وہ بھی اس اسیبلی میں رہے ہیں۔ لیکن وہاں جس طرح بلوچستان کے حقوق کی بات ہوتی تھی جس طرح آدمی کی عزت و وقار کی بات ہوتی تھی، جس طرح بلوچستان کے وسائل کو صحیح طریقے سے صرف کرنے کی بات ہوتی تھی۔ جس طرح ایک دوسرے کی عزت کی بات ہوتی تھی اُس کا بھی شاید تک نہیں ہے۔ تو اس طریقے سے میں آپ کو عرض کرتا ہوں کہ آپ بیٹھے ہیں یا اسپیکر صاحب ہیں ڈبٹی اسپیکر صاحب ہیں بنادی طور پر آپ لوگوں کی

ذمہ داری ہے کہ اس اسمبلی کے تقدس کا خیال رکھیں تاکہ یہ کم از کم یہاں سے مسح۔ اب یہاں کوئی تقریر بھی ہوتی ہے تو اس میں relevancy کو جناب چیئرمین صاحب! آپ خود اس کے شاید ہیں وہاں نہیں دیکھا جاتا ہے صرف Facebook والوں کیلئے اپنا جو بیان ہوتا ہے اُس کو سیٹ کرنے کے لئے irrelevant قصے شروع ہو جاتے ہیں جس کا اصل موضوع سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ تو یہ ساری چیزیں اپیکر جو کشوڈیں ہیں اس اسمبلی کا۔ آج چونکہ اپیکر صاحب نہیں ہیں آپ ان کی جگہ ہیں۔ آپ کی وہی عزت اور وہی حیثیت ہے جو ایک اپیکر کی ہے اس لئے میں آپ کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں۔ اب آپ ایک چیز دیکھ لیں جناب چیئرمین صاحب! دس تاریخ کو اسمبلی کا کوئی اجلاس نہیں تھا کوئی شیڈول نہیں تھا اسمبلی کا اجلاس بارہ تاریخ سے شروع ہو رہا تھا اب یہ کیسے؟ ہم تو بارہ تاریخ کے لئے تیاری کر رہے تھے اسمبلی کا اجلاس 10 تاریخ کو رکھا گیا اور 10 تاریخ کو رکھنے کے بعد ڈھانی بجے جناب چیئرمین صاحب! میں اور اختر حسین صاحب ڈپٹی اپیکر صاحب جو اس وقت ایکنٹنگ اپیکر ہیں ان کے چیبیر میں گئے کہ جی اسمبلی کا اجلاس تو 12 تاریخ کو تھا یہ اب کیسے رکھوایا گیا اور یہ ایجنڈا ذرہ نہیں بتا سیں تو وہاں کہا گیا کہ جی ابھی تک کوئی ایجنڈا آیا ہی نہیں۔ تو آپ یہ دیکھ لیں کہ اس پورے یہ جو ہمارے 65 اراکین اسمبلی ہیں یا آپ ہیں یا اپیکر صاحب ہیں یا ڈپٹی اپیکر صاحب ہیں یہ کیسے یہ برتواد کس طریقے سے ہیں اور یہ جو conduct ہے وہ کس طریقے کا ہے۔ پھر ہم تو چونکہ مولانا صاحب تشریف لائے تھے میں تو صرف یہ نام نکال کر کہ اس کا پتہ کروں کہ 12 کی جگہ 10 کیوں ہو گیا؟ تو میں واپس چلا گیا شام کو وہ قرارداد آئی اور قرارداد پاس ہوئی۔ جناب چیئرمین صاحب! قرارداد جو بھی آتی ہے بلوچستان کے interest میں یہاں جو بیٹھے ہیں انہوں نے یہی حلف اٹھایا ہے ”کہ ہم بلوچستان کے interest کا تحفظ کریں گے بلوچستان کے حقوق کا تحفظ کریں گے بلوچستان کے وسائل کا تحفظ کریں گے“۔ یہ سارے یہاں حلف لئے ہیں باہر سے تو کوئی نہیں تھا اس اسمبلی کے اراکین تھے اس سلسلے میں اخلاقی طور پر بھی اور جمہوریت کا بھی یہی تقاضہ تھا کہ بھی یہاں سے پاس ہونا تھا وہ circulate ہوتا۔ جو بھی اراکین تھے وہ ان کا مطالعہ کرتے۔ یا آپس میں بیٹھ کر کہ اس کی وجہات کیا ہیں اس کی کیوں ایسی ضرورت پڑ گئی تو اس حوالے سے اُس پر بات ہوتی اور پھر ایک چیز باہمی مشاورت کے ساتھ جو بھی قرارداد ہوتی وہ پاس ہوتی۔ لیکن اس طریقے سے جس طرح پہلے بھی اس طرح بلڈوز کیا جاتا رہا ہے پورے سسٹم کو Law تو ہم کہہ دیتے ہیں Law اور Act وغیرہ کا نام تو دیتے ہیں لیکن فی الحقيقة جناب چیئرمین صاحب! کیا کوئی بھی ایسا Act جو کہ جس کو ایکم پر اے نے نہیں پڑھا ہو، جس کا مطالعہ نہیں ہوا ہو جس کو متعلقہ استینڈنگ کمیٹی کی طرف نہیں بھیجا گیا ہو۔ کیا آپ اس کو اسمبلی سے پاس شدہ قانون سمجھیں گے پکانہیں ہوگا۔ یہ جہاں سے لکھا گیا وہاں سے آیگا یہ اسکے ایک لحاظ سے جی یہ اسمبلی نے منظور کر لیا۔ میں نے پڑھا نہیں۔ یہاں جتنے ہمارے ساتھی ہیں ان کو کسی کو علم نہیں ہے کہ اس مسودے میں لکھا کیا گیا ہے۔ اس

کا کیا اثر ہونگے۔ اب یہاں جو قرارداد وہ لائے یہ قرارداد آرٹیکل 144 اور 147 کے تحت تھی۔ ٹھیک ہے ضرورت تھی اگر یہ ضرورت ہوتی تو آرٹیکل 144 میں بھی صوبائی اسمبلی recommend کر سکتی ہے فیڈرل گورنمنٹ کو کہ آپ ہمارے یہ اختیارات آپ کے ہیں۔ اور آرٹیکل 47 بھی اسی قسم کا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی provision ہے اگر کوئی قانون جو اختیارات فیڈرل گورنمنٹ کو دیئے جاتے ہیں تو within 60 days وہ اختیارات والپس بھی یہی اسمبلی لے سکتی ہے۔

**جناب چیئرمین:** 144 کے تحت۔

**قائد حزب اختلاف:** یہ جناب 144 کی طرف میں آپ کی توجہ لاوں گا کہ:

144.(1) If (one) or more Provincial Assemblies pass resolutions to the effect that (Majlis-e-Shoora(Parliament) may by law regulate any matter not enumerated in (the Federal Legislation List) in the Fourth Schedule, it shall be lawful for (Majlis-e-Shoora (Parliament) to pass an Act for regulating that matter accordingly, but any act so passed may, as respects any Province to which it applies, be amended or repealed by Act of the Assembly of that Province.

تو اس میں یہ ساری چیزیں آسکتی تھیں ہمارے ساتھ کہ اس میں یہ یہ requirements discuss ہو سکتا تھا کہ اس میں یہ یہ ہوں گے۔ اس دن بھی سی ایم صاحب نے یہ کہا کہ ایک ممبر بھی اس سے satisfy نہیں ہو گا تو میں آگے اسکو proceed نہیں کروں گا۔ لیکن اب تو آگے proceed ہو گیا اور اس پر بل بھی پاس ہو گیا سب کچھ۔ لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ساری چیزیں اسمبلی میں اگر discuss ہوئی تو یہ بداعتمادی کسی قسم کی بداعتمادی پیدا نہ ہوتی اور نہ ہی اس طرح frustration create ہوتا جس طرح آج کے اس ماحول میں اور اسی طرح جناب اسپیکر صاحب! آرٹیکل 147 کہتا ہے:

147. Notwithstanding anything contained in the Constitution, the Government of a Province may, with the consent of the Federal Government, entrust, either conditionally or unconditionally, to the Federal Government, or to its officers, functions in relation to any matter to which the executive authority of the Province extends. Provided that the Provincial Government shall get the functions so entrusted ratified by the Provincial Assembly within sixty days.

اب اسمیں بھی sixty days میں یہ اسمبلی اپنا ایک قدم اٹھا سکتی تھی۔ اور آرٹیکل 144 میں بھی یہ صورت ہو سکتی تھی۔ لیکن

میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس طریقے سے تاریکی میں اسمبلی کو اس کے ممبران کو رکھ کر ایک دو کھیلا جاتا ہے تو اس سے یہی رزلٹ نکلتا ہے کہ جی اس کا کوئی نہ کوئی نقصان اسمبلی کے ممبران کو تو نہیں ہوگا۔ جی اسمبلی کے ممبران کا تو tenure ہے جو انکی مراجعت ہیں جو کچھ ہے جو نہیں ہے جو منستر ہیں جو انکی مراجعت ہیں وہ اپنی جگہ پر ہیں لیکن اگر اس طریقے سے یہ نقصان بلوچستان کو پہنچ گا، اس کا نقصان بلوچستان کو ہوگا۔ اور اگر بلوچستان کو نقصان ہوتا ہے تو پھر ہمارا یہاں بیٹھنے کا کوئی حق بھی نہیں بتتا ہے۔ اور نہ ہمیں اس بات کا کوئی حق ہے کہ بلوچستان کو نقصان پہنچ اور ہم خاموش تماشائی بنے رہیں۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہاں کو تمام ممبران کو confidence میں لیکر یہ ساری چیزیں ہو سکتی تھیں لیکن یہ جو طریقہ کار ہے یہ بالکل غلط ہے۔ جناب چیئرمین صاحب! آپ سے یہ میں عرض کروں گا کہ اس مسئلے کو سیر لیں لیں۔ اور یہ جو بلڈوز ہوتے ہیں تو انیں، یہ جو چھپے راستے سے قرارداد، گوکہ اچھا ہو، ہو سکتا ہے کہ وہ بہت اچھا ہو لیکن اگر اس کو ایسے طریقے سے لاایا جائے جس سے ممبران کے اختداد کو ٹھیس پہنچ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ illegal بھی ہے اور غیر جمہوری بھی ہے۔ تو میری گزارش یہ ہے جناب! یہ وہ کر دیں کہ جی یہ قرارداد جو پرسوں کی پاس ہوئی ہے یا اس طریقے سے آئندہ یہ بلڈوز ہوں گے تو یہ آپ رونگ دیں کہ آئندہ ایسی کوئی بات نہیں ہوگی۔ جو کچھ ہوگا اسمبلی میں پہلے لاایا جائے گا جو قانون اور ضابطے کا تقاضا ہوگا اس کے مطابق اس کو ڈیل کیا جائے گا۔ اب یہ کل وہاں بھی قومی اسمبلی میں بھی بی این پی کے سردار اختر جان مینگل صاحب نے اور جمیعت علماء اسلام کے مولانا عبدالواسع صاحب ہیں انہوں نے بھی اس پر اپنے شدید تحفظات کا اظہار کیا۔ اس میں تو یہی بات ہوگی کہ جی یہ ساری چیزیں ایک دم سے لائی جاتی ہیں اور ایک دم سے پاس ہوتی ہیں۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ سے یہ رونگ مانگوں گا جناب! کہ آئندہ کے لئے اس قسم کی کوئی بنس اسembly میں اس طریقے سے جو نہ جمہوری ہونہ اخلاقی ہو نہ قانونی ہوا یہی بنس سے اجتناب کریں۔ بہت شکریہ۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ ملک سکندر صاحب۔ ایک منٹ میر صاحب۔ اسمبلی جو باتیں ہوئی ہیں خصوصاً میر اسد صاحب نے جو باتیں کہی ہیں یقیناً بلوچستان میں جو سیالاب کی صورت حال تھی ابھی تک لوگ اُسی مصیبت میں ہیں۔ ایک بارہ زیر اعظم صاحب کی طرف سے دس ارب روپے کا اعلان ہوا، وہ ابھی تک نہیں ملا۔ اس کے بعد جس طرح سے کہا گیا کہ ہمیں ایک کھرب سے زیادہ چاہیے، جو نقصانات کا ازالہ کسی طرح ہم کر سکیں۔ مجھے توقع ہے جو ہمارے منسٹر یہاں بیٹھنے ہوئے ہیں سی ایم صاحب کسی طرح سے approach کر لیں وہ زیر اعظم صاحب کو کہ جو سیالاب زدگان ہیں انکے نقصانات کا ازالہ ہو انکی زندگی دوبارہ بحال ہو جائے۔ اور جہاں تک قرارداد کی بات ہے ملک صاحب خود قانون دان بھی ہیں سمجھتے ہیں کہ اس میں Constitutional Amendment یا کوئی آئینی ترمیم نہیں ہوئی تھی یہ قرارداد یہاں سے پاس ہوئی ہے جو آئینی یا کستان کے آڑکل 144 اور 147 کے تحت یہاں سے پاس ہوئی وہ قرارداد اور الیہ یہ ہے جو طرح

آپ نے بتایا کہ اس سے پہلے جو ہماری استینڈنگ کمیٹیز ہیں جو بل آتے تھے اس سے پہلے بلڈوز ہوتے تھے لیکن آپ خود انکے گواہ ہیں کہ ہماری استینڈنگ کمیٹیز last time active ہو گئی ہیں اور بہت سارے بلڈوز کے کمیٹی کے حوالے کیئے جا رہے ہیں وہ استینڈنگ کمیٹیز سب کچھ پر کھڑ کر دیکھ کر اسکے بعد میں کرتی ہیں۔ ابھی استینڈنگ کمیٹی کم از کم ہماری ایک عرصے کے بعد دوبارہ فعل ہوئی ہیں اور بلڈ آئندہ اس طرح کی repetition ہو جس طرح آپ نے بتایا بالکل ہونی چاہیے تمام ارکان کو پہلے سے پہنچنا چاہیے ایجنسڈ اور اسکے مطابق جو قانون ہے جو تو اعدوان ضباط کا رہے اُنکے مطابق کام آگے لے جایا جاسکے۔ وقفہ سوالات کو ختم کر کے پھر میں آپ کو باری دے دوں گا میر صاحب! ایک منٹ یہ کارروائی بھی ساتھ جائے چونکہ محرک نہیں ہے میں صرف رولنگ دوں پھر آپ بات کر لیں۔ آپ کو موقع دوں گا

**جناب چیئرمین:** وقفہ سوالات۔ نصراللہ وزیرے صاحب آئے نہیں ہیں۔ زادری کی صاحب آئے نہیں ہیں۔ اُنکے سوالات کو ڈیلفر کیا جاتا ہے۔ اور میر محمد عارف محمد حسنی صاحب اُنکے منسٹر صاحب نہیں ہیں وہ آئے نہیں ہیں آپ کے سوالات کو ڈیلفر کرتے ہیں۔ چونکہ متعلقہ منسٹر نہیں ہیں پھر اسکے بعد پاؤ نٹ آف پلک امپارٹمنٹس پر بات کرتے ہیں۔ جی میرا کبریمینگل صاحب۔

**میر محمد اکبر مینگل:** شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ آئین کی بالادستی کے لئے ہمارے لوگوں نے قربانیاں دی ہیں خصوصاً پاکستان کے اندر بلوچستان کے لوگوں نے بڑے کٹھن حالات میں جیلوں میں گئے سزاۓ موت بھی ہوئے، مارے بھی گئے اسی جمہوریت کے لئے، آئین کی بالادستی کے لئے پہلے و ان یونٹ تھا۔ و ان یونٹ کا خاتمه اسی بنیاد پر ہوا، صوبے بنائے گئے کہ صوبوں کو اختیارات دیئے جائیں گے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ اٹھار ہویں ترمیم، تمام بڑی سیاسی جماعتیں کے ساتھ مدد نیات کا جوش بھی تھی، بلوچستان اسمبلی نے پچھلے سیشن میں اسکو بلڈوز کیا۔ میں سمجھتا ہوں اٹھار ہویں ترمیم سے پہلے بھی مدد نیات کا جوش بھی تھا، وہ صوبوں کے حوالے تھا۔ لیکن اٹھار ہویں ترمیم نے فل اختیارات دیئے تھے۔ آج ایک دفعہ پھر پنجاب نے اپنے وسائل کو ختم کر چکا ہے آج اُنکی نظر پھر بلوچستان پر ہے آج بلوچستان کی مدد نیات کو لوٹا جا رہا ہے۔ جو ذخیرہ ہیں زیریز میں اُن کو باہر نکال کر اپنے وسائل کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ اور جو بلوچستان کے اپنے وسائل ہیں، فرزند ہیں، ان کو زمین کے حوالے کیا جا رہا ہے انکو مارا جا رہا ہے اُنکی لاشیں چینکی جا رہی ہیں لوگوں کواغوارائے تاوان کیا جا رہا ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ بلوچ لڑتے ہیں۔ بلوچ آپ کے ساتھ نہیں لڑتیں تو کیا کریں پھول پھینکیں آپ پر پھر تو یہ لڑائی اور زیادہ ہوگی۔ یہ سلسلہ آپ خراب کر رہے ہیں پالیسیاں آپ کی خراب بنتی جا رہی ہیں، آپ ایک گرگٹ کی طور پر بلوچستان کو تسلیم نہیں کر رہے ہیں، جاتے ہوئے ہمارے سپاہ سالار کہہ رہے ہیں کہ کوئی بھی حکومتیں چلاتے ہیں پارٹیاں بناؤ کر، جب ریٹائرڈ ہوتے ہیں کہتے ہیں ہم سے اس ادارے کو سسٹم میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے سیاست نہیں کرنی چاہیے۔ دوسرا

آجاتا ہے ہم خوش ہوجاتے ہیں کہ شاید یہ سیاست میں مداخلت نہیں کرے گا۔ لیکن آج ایک بار پھر بوجس جو پارٹیاں بنائی گئیں اُسی کے لوگ لائے گئے، جناب اپنیکر! اُنہی کے through آئین کو buldoze کیا گیا۔ اس کے لیے ہمارے لوگوں نے ہمارے اکابرین نے بڑی بڑی قربانیاں دی ہیں جیلوں میں گئے ہیں سزاۓ موت پر ہمارے سیاسی و رکرچڑھے ہیں۔ تو آج پھر اٹھارہویں ترمیم کو buldoze کر کے آپ ریکوڈ، اگر آپ اپنے سرماۓ سے بلوچستان کے لوگوں کی قسمت کا فیصلہ نہیں کر سکتے، آپ اگر اسلام آباد اور پنجاب اپنے وسائل سے یہاں کے لوگوں کی ضروریات زندگی میں تبدیلی نہیں لاسکتے تو کم از کم بلوچستان کے اپنے جو وسائل ہیں ان کو تو چھوڑیں۔ پہلی ترجیح یہ ہونی چاہیے کہ یہاں کے لوگوں پر خرچ ہوں یہ دوسرے صوبوں کے برابر آ سکے، اس کا مطلب ہے آپ نے یہ تجھیہ کر رکھا ہے کہ اس صوبے کو دوسرے صوبوں کے برابر نہیں لایا جائے گا، اسے ایک غلام کے طور پر دھکیلا جائے گا اور چلا جائے گا۔ اس طرح جناب چیزِ میں صاحب! یہ صوبہ آپ کے ساتھ نہیں چل سکتا اگر آپ چلانا چاہتے ہیں اس ملک کو تو پھر آپ کو تمام صوبوں کو اختیارات دینے ہوں گے، ان کو برابری کی بنیاد پر دیکھنا ہو گا اس طرح کا اگر آپ کا رو یہ رہے گا تو military insurgency چلے گی، جو political activists ہیں انکو اٹھائیں گے، آپ لاشوں کو چھینکیں گے، آپ ایک خوف پیدا کریں گے کہ امن ہو گا، کسی بھی صورت میں یہاں امن نہیں ہو سکتا۔ چھلے ستر سال کو آپ دیکھ لیں بلوچستان میں آپ کی پالیسیوں کے خلاف یہاں ظلم و جبر کے خلاف جو لوگ آپ سے لڑتے جا رہے ہیں اور میں آپ سے کہتا ہوں کہ اگر آج بھی آپ کا رو یہ یہی ہے آپ آج بھی یہی سوچ رہے ہیں کہ یہ پالیسی جاری رکھیں گے تو آنے والے ستر سال تک بھی ہمارے لوگ آپ سے لڑیں گے اپنے وسائل کے لیے اپنی دولت کے لیے اپنا جو مادر وطن ہے اسکے لیے لڑیں گے۔ آپ نے ہر چیز اٹھا کر پھینک دی ہے ہمارے ادارے کمرشل ہو گئے ہیں، انہوں نے کاروبار شروع کیا ہے، آپ کا اپنا کام کیا ہے آپ کا کام بار ڈر پر ہے آج اسemblyاں بھی آپ کے through آج پارٹیاں بھی آپ بناتے ہیں، لوگوں کو ڈر راتے ہیں دھمکاتے ہیں، ایکشن برائے نام ہوتا ہے، لوگوں کو آپ جتواتے ہیں۔ کہاں سے لوگوں کے عوام کے نمائندے یہاں پر پہنچے ہیں؟ آپ اکثریت یہاں دیکھیں یہی لوگ 2002ء میں MPA تھے، 2002ء میں (ق) کا جو انہوں نے لایا تھا۔ جزل مشرف نے (ق) کا بنا دیا، یہی اکثریت جو آج یہاں بیٹھی ہوئی ہے یہ (ق) میں تھے۔ اس کے بعد جناب (ن) آئی سب کو دھکیلا گیا، پھر دوبارہ ایکشن ہو گئے تو BAP کے نام سے ایک پارٹی بنائی گئی۔ آج اکثریت حوالے سے دوبارہ ان سے جو مسترد شدہ فیصلے سنائے جاتے ہیں، یہ دعوی ہے کہ یہ صوبہ نہیں ہے جناب چیزِ میں صاحب! یہاں اگر آپ کی policies یہی رہیں گی یقین کریں تو لوگ مداخلت کریں گے لوگ لڑیں گے اپنے حقوق کے لیے، اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کچھ بھی نہیں دیں اور یہاں کے اپنے وسائل بھی چھین کر لے جائیں، لوگ چیز رہیں نہیں چلے گا، اب وقت آگیا ہے اور خاص کر

آپ آئین کو تسلیم نہیں کرتے۔ جس آئین کو اس ملک کے جو اداروں نے بنایا ہے اُس کو آپ تسلیم نہیں کر رہے ہیں۔ آپ نے 60 سے لے کر 50 کی دہائی سے آپ ہماری گیس استعمال کر رہے ہیں، پاکستان کے پیچے پیچے گاؤں گاؤں میں آپ کے چوہے ہماری گیس سے جلتے ہیں آپ کی معيشت کو چلانے والی ہماری گیس تھی آپ نے گیس نہیں کب دی، آج تک نہیں دی، نہ اس کی جو رائیلیٰ تھی جو حقوق تھے وہ بھی آپ نے نہیں دیے اُس سے بھی انکاری ہیں۔ اگر یہ نہیں دی جائے تو اور بھی کوئی غیر مذہب بھی آتا تو یہ سلوک ہمارے ساتھ نہیں کرتا۔ پھر آپ نے جو سینڈک بھی لے کر گئے ہیں سینڈک کا آپ نہیں کیا دے رہے ہیں آج تک سینڈک نے بلوجستان کو ایک گرام سونا نہیں دیا ہے، جو سونا اور چاندی آپ کو دے رہا ہے چاندیا لے جا رہا ہے 50% باقی 50% جوشیز ہیں وہ آپ کے ہیں 2% کے نام سے نہیں ورغلایا جا رہا ہے، یہ 2% ہے کہاں اس پر کوئی ایک اسکول دکھاد کوئی ڈپنسری دکھادو ہمارے لوگوں کو کوئی فائدہ پہنچا ہے عوام کو آپ اپنے سارے وسائل ختم کر چکے ہیں آپ کی زمین ختم ہو چکی ہے آپ کی جو Strategic افادات ہے وہ اس صوبے سے ہے ہماری وجہ سے ہے، ابھی آپ کو ہمارا پہنچا ہوا ہے ریکوڈ ک، سترسال سے آپ ورلڈ بینک سے، آئی ایم ایف سے، امریکہ سے، European countries سے، آج دوبارہ صرف آپ کی نظر یہی تکی ہوئی ہے ریکوڈ ک پر۔ ریکوڈ کیساں کے لوگوں کا ہے ہمارے پھوٹ کا مستقبل ہے اُن کے مستقبل کے حوالے سے تعلیم کے حوالے سے صحت کے حوالے سے کسی پروجیکٹ کے حوالے سے انکو ملے گا اور یہ اُن کے لیے استعمال ہونا چاہیے، یہ ہرگز آپ اپنی عیاشی کے لیے استعمال نہیں کریں آپ اپنے نشے کے لیے استعمال نہیں کریں۔ پھر آپ امن کی بات کرتے ہیں۔ پورے بلوجستان میں آپ نے اپنی فورسز کرکٹری کی ہیں مقامی لوگ ہم لوگ جہاں بھی جاتے ہیں پوچھا جاتا ہے ”کہ کھڑسے آرہے ہو؟ کھڑ جارہے ہو؟ شناختی کارڈ نکالو۔“ باباتم خود کھڑسے آرہے ہو، کہاں سے تعلق رکھتے ہو، اگر اس طرح ہوتے میں سمجھتا ہوں کہ صوبے میں حالات کبھی بھی سُدھریں گے نہیں۔ اسلام آباد کی پالیسیوں کی وجہ سے، اگر اسلام آباد کا رویہ اسی طرح منافقانہ رہا تو لوگ مقابلہ کریں گے، اپنی قوت اور بساط کے مطابق چاہے وہ ورکر سیاسی ہوں چاہے پہاڑوں کی شکل میں ہوں جو لوگ مایوس ہیں وہ آج پہاڑوں پر ہیں، ہم بڑے کہتے تھے کہ بھائی ان سے آکر مذاکرات کرو، آکر پارلیمنٹ میں بیٹھو، سیاسی طریقہ اپناو لیکن آج خود پارلیمنٹ بے بس ہے کسی کام کی نہیں ہے۔ پارلیمنٹ کا کوئی کام اور افادیت نہیں ہے، جو لوگ لڑ رہے ہیں وہ صحیح کر رہے ہیں اپنے حقوق کے لیے لڑ رہے ہیں اپنی حیا اور حیات کے لئے لڑ رہے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں اگر یہی رویہ رہا تو لڑنے والوں کی تعداد زیادہ ہو گی کم نہیں، پھر آپ سارا جو خرچ اسی بلوجستان کے بجٹ کا پھر آپ through law enforcement agencies کے خرچ کرتے ہیں، وہ خرچ جو ہمارے پھوٹ کی تعلیم کا ہے جو اسکولوں پر خرچ ہونا چاہیے تھا، جو ہمارے ہسپتا لوں میں ہمارے لوگوں کی صحت کے لیے خرچ ہونا چاہیے

تھا، آج آپ نے دوبارہ مسلط کردہ نظام قائم کیا۔ میں جیران ہوں اپنے نمائندوں پر جو یہاں بیٹھے ہیں حکومت ہماری نہیں ہے، ہم کل بھی یہیں بیٹھے ہوئے تھے آج بھی انہی پیشوں پر ہیں، حکومت ان کی ہے، سہولیات ان کے لیے ہیں، اگر ریکوڈ ک کا حصہ زیادہ ملتا بلوچستان میں تو بجٹ ان کے پاس تھا۔ وہ اپنے لیے خرچ کرتے اپنے علاقوں پر خرچ کرتے، لیکن اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ اور پاؤں باندھ کر اپنے آپ کو دوسرا کے حوالے کر دیا گیا۔ یہ ایک انہائی افسوسناک عمل ہے، اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں ہماری پارٹی نے مذمت کی ہے باقی اپوزیشن نے بھی اس کی مذمت کی ہے مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے یہ سازش کے تحت پہلے اس کو سندھ اسمبلی میں پیش کیا گیا۔ سندھ کی اسمبلی کا ریکوڈ ک سے کیا تعلق؟ یہ provincial matter ہے اس کو اس صوبے کے حوالے کیا جائے۔ اس کے بعد بلوچستان میں وہ لوگ جو آج تک یہاں آتے نہیں ہیں attend نہیں کرتے جواب نہیں دیتے سوالوں کے سب کو حاضر کیا گیا، sir yes۔ یہ کوئی طریقہ ہے اپنے لوگوں کو استعمال کرنا، اپنے لوگوں پر جبر کرنا، اپنا سب کچھ سرمایہ جو آپ کا مستقبل ہے آپ کے آنے والے جو سب کا مستقبل ہیں ان کو سنوارنے کے لیے ان کی تعلیم پر خرچ کرنے کے لیے ان کی صحت پر خرچ کرنے کے لیے، آپ کہاں سے خرچ کریں گے آپ کو دے دیا ہے۔ آج بھی آپ کا خزانہ خالی ہے اگر آپ کا رو یہ ہبھی رہا تو آنے والے ستر سال تک آپ کا خزانہ خالی رہے گا۔ آپ کی دولت آپ کے وسائل دوسروں پر خرچ ہوں گے۔ تو اس کی میں بھرپور مخالفت کرتا ہوں ہماری پارٹی نے بھی مخالفت کی ہے مرکز میں بھی کی ہے صوبے میں بھی کی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس طرح کے اقدامات کئے گئے تو میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے لوگ مزاحمت کریں گے، مزاحمت کے علاوہ ہمارے پاس کوئی چارہ نہیں ہے، اپنی تنگ و ناموس کے لیے اپنے وسائل کے لیے۔ اس طرح لوٹ مار کی اجازت ہم کسی کو نہیں دیں گے۔ اس طرح کی آپ کی پالیسیوں سے بلوچستان میں نفرت پھیلے گی، اس طرح کی نفرت یہاں کے موجود لوگوں میں موجود ہے اس کو مزید تقویت ملے گی۔ آپ کی پالیسیوں کی وجہ سے لوگ آپ سے نفرت کریں گے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسی پالیسیوں کو بند ہونا چاہیے، اس کو فوری طور پر واپس لینا چاہیے۔ اور بلوچستان کے وسائل کو بلوچستان کی اسمبلی اور بلوچستان کے لوگوں کے حوالے کرنا چاہیے۔ تاکہ وہ اپنے بہتر مستقبل کا لائچہ عمل خود اختیار کر سکیں، نہ کہ یہ اختیار کسی اور کوآپ دے دیں۔ پاکستان میں آپ کی شمولیت اس وقت خان قلات نے مالی مدد کی تھی، اور جو جغرافیائی اہمیت ہے پاکستان کی ہوئی، وہ پاکستان کی وجہ سے ہے۔ اس کے بعد ابھی آپ کی افغانستان کی جو جنگ چلی strategic اہمیت اسی بلوچستان کی وجہ سے ہے۔ آج پورے پاکستان میں موڑوئے ہیں، آپ کے بلوچستان میں سنگل روڈ تک نہیں ہے، آپ کے پورے پاکستان میں صحت کی سہولتیں ہیں بڑے بڑے ہسپتال ہیں، یہاں لوگ ترپ ترپ کر مر رہے ہیں، پیناڑوں اور پیر ایسٹامول کی گولی بھی لوگوں کو نہیں ملتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ حقائق کو دیکھنا چاہیے اگر ہم دونوں نمبر کے سیاستدان بننے ہیں، دونوں نمبر کے نمائندے بننے ہیں، ہمیں کوئی حق نہیں

پہنچتا کہ ہم اپنے لوگوں میں جائیں ان کو face کریں۔ ہم اگر انکی نمائندگی نہیں کر سکتے ہمیں یہاں بیٹھنے کا اختیار نہیں ہونا چاہیے۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ اکبر مینگل صاحب۔

**میر محمد اکبر مینگل:** ہمیں اپنے لوگوں کی زندگی کو دیکھنا چاہیے کہ کس طرح کی زندگی برقرار ہے ہیں۔ غربت کی جو لکیر ہے اُس سے نیچے کی زندگی گزار رہے ہیں۔ ابھی سردی آرہی ہے گیس نہیں ہے، گیس کس کی ہے؟ آپ کی ہے۔ گرمی آتی ہے ضرورت کے time پھر بھلی نہیں ہوتی نہ آپ کو جینے دیا جا رہا ہے نہ آپ کو مارتو ویسے رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں یہ نیڈرل کے لئے ایک الیہ ہوگا۔ ایک warning ہے اگر وہ سمجھتے ہیں۔ لیکن میں نہیں سمجھتا کہ ستر، اکابر سال کے ریکارڈ کو آپ دیکھیں انہوں نے کبھی بھی سبق حاصل نہیں کیا۔ بگہہ دلیش کی جو علیحدگی ہوئی وہ اُس سے بھی سبق حاصل نہیں کر سکے۔ جو کچھ ہوا صحیح ہوا۔ اور آئندہ جو کچھ بھی ہو گا وہ کہتے ہیں وہ بھی صحیح ہے۔ یہاں کیا ہے؟ دیکھو اپنے آپ کو بنانے کیلئے وسائل پر ہمارا قبضہ، پیسہ بانا پھر اس کو باہر shift کرنا۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ اکبر مینگل صاحب! kindly conclude کر لیں۔۔۔ (شور)

**جناب اکبر مینگل:** میں سمجھتا ہوں سیاسی عمل کو جاری رکھا جائے جو سیاسی قوتیں ہیں ہونا بھیج چاہیئے۔۔۔ (مدائلت - شور)

**جناب چیئرمین:** بیٹھیں، بیٹھیں۔

**میر محمد اکبر مینگل:** اس حوالے سے endorse نہ کیا جائے۔ مزاحمت کریں گے آئیں گے اور وہ اپنا حق ہر صورت میں حاصل کریں گے۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ اکبر مینگل صاحب۔ جی مولوی نور اللہ صاحب۔

**سینئر وزیر، وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:** ہمیں بھی time دیا جائے۔ آپ صرف اپوزیشن کے جو ممبر ہیں۔

**جناب چیئرمین:** انکی بھی سن لیں مولوی نور اللہ صاحب کو پھر اس کے بعد آپ جواب دے دیں۔ نہیں مولوی نور اللہ صاحب کو میں نے فلور دیا ہے۔

**مولوی نور اللہ:** بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ قَالَ اللَّهُ وَتَعَالَى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيدِ۔ فَاجْتَنَبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأُوْنَانِ۔ وَقَالَ اللَّهُ وَتَعَالَى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَلَا تَرْكُنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَّمُوكُمْ كُمُ الْنَّارُ۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ۔ اس سے پہلے کہ میں اس منظور شدہ فرادراد پر کچھ عرض کروں، بحیثیت ایک مسلمان، بحیثیت ایک عالم دین، بحیثیت ایک اسلامی جماعت کے رکن، جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں

کہ چونکہ یہ ملک کلمہ کے نام پر بناء ہے۔ پاکستان کا مطلب کیا؟ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔ مگر اس ملک میں اسلام کا تمسخر اڑا یا جارہا ہے۔ یہ ایک مفروضہ نہیں ہے یہاں اس اسمبلی کے چورا ہے سے لیکر عالمو چوک تک کھمبوں پر اللہ کا نام کندہ ہے۔ board بنا یا گیا ہے سرکاری خزانے سے مگر اس کے اوپر تصاویر لگائے گئے ہیں جس کے بارے میں قرآن کریم فرماتا ہے۔ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأُوْكَانِ۔ بُوٹوں کے گندھ سے اجتناب کرو، دُور رہو۔ یعنی اس کو پیدی کہا گیا ہے تصویر کو، یہاں ہمارے اس ملک کے چورا ہوں پر کھمبوں پر تصاویر آ ویزاں ہیں۔ کھمبوں پر تصاویر آ ویزاں ہوں تو شاید کوئی برداشت کر لیتا ہے۔ مگر اللہ کے 99 نام ہیں۔ 99 ناموں پر حیوانات اور انسانوں کی تصاویر آ ویزاں ہیں۔ ہمارا ایمانی جذبہ اس کو برداشت نہیں کر سکتا۔ میں آپ سے بحثیت مسلمان یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس کا فوری نوٹ لیکر ان تمام تصاویر کو جو آ ویزاں ہیں اللہ کے ناموں پر اس کو ہٹوادیں۔ دوسری بات میں ایک قرارداد کے حوالے سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 10 دسمبر کو جو قرارداد منظور ہوئی ہے اس کا طریقہ کار دغا بازی سے، دھوکہ سے خالی نہیں۔ میں بحثیت ممبر اس اجلاس سے بے خبر ہاں، من پسندار اکین اسمبلی کو اطلاع دی گئی تھی اور یہ قرارداد پیش کی گئی ہے۔ یہ بلوچستان کے محروم، مفلوک الحال عوام، خواہ وہ بلوج ہوں، ہزارہ ہوں، پٹھان ہوں، ان کے حقوق پر ہم ڈاکہ سمجھتے ہیں۔ وفاق نے ایک ہاتھ سے ٹوڑے اختیارات صوبے کے حوالے کر کے وہ بھی اٹھا رہویں ترمیم کے طفیل اور دو مہینے کے اندر انہی اختیارات کو واپس دوسرے ہاتھ سے لینا، یہ تو وفاق کا وظیرہ رہا ہے۔ شاید لوگ برملانہ کہہ سکتے ہوں، پنجاب زبردست ہے، اُس کو زیادہ قوت حاصل ہے، اُسکے زیر قبضہ تمام ادارے ہیں۔ وہ پاکستان کے وجود سے لیکر آج کے دن تک محاکوم اقوام خواہ وہ سندھی ہوں، پٹھان ہوں، بلوج ہوں، ہزارہ ہوں، سوائے پنجاب کے کسی کے حقوق کے محافظ نہیں۔ تمام محاکوم اقوام کے وسائل پر قبضہ کر کے پنجاب کے مفاد میں استعمال کر رہے ہیں۔ ہم اس قرارداد کی بھی بھر پور نہیں کرتے ہیں کہ یہ میں اطلاع دیئے بغیر، اجلاس میں بلاۓ بغیر، اجلاس سے باخبر کئے بغیر قرارداد پیش کرنا اور منظور کرنا اور وہی اختیارات جو ہمیں چھوٹے صوبوں کو محاکوم تو میں کو اٹھا رہویں ترمیم نے دے تھی، اُس کو واپس چھین لینا، ہم محاکوم اقوام کے ساتھ اس کا تعییر ظلم سے کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا تَرْكُنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔ اُن لوگوں کی طرف میلان نہ کو جو ظالم ہیں جو ظلم کرنے والے ہیں ورنہ آپ کو آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ صفیان سویری فرماتے ہیں۔ ظلم یہ نہیں ہے کہ لوگوں سے لوگوں کا سر تلوار سے کاٹیں یا لوگوں کے سینے میں گولی ماریں، ظلم یہ ہے کہ ظالم کا فیصلہ لکھنے کیلئے آپ نے قلم تراشا، تاکہ اس سے خط لکھا جائے یہ بھی ظالم ہے، اور خط لکھنے کیلئے سیاہی فراہم کی یہ بھی ظالم ہے اور فیصلہ لکھنے کیلئے کاغذ فراہم کیا یہ بھی ظالم ہے۔ میں ان تمام ممبر ان کا اس قرارداد کی حمایت کرنے والوں کے بارے میں کہتا ہوں اللہ کی آیات کی روشنی میں کہ ہم سب ظالموں کی فہرست میں داخل ہیں۔ میں اس قرارداد کا اور اس جمہوری مرکز اور ادارے کا اس طریقے سے دعا بازی کے ساتھ،

دھوکے کے ساتھ جو اصل وارث ہیں، اس صوبے کے نمائندے ہیں اور ان وسائل کے مالک ہیں ان کو بے خبر رکھتے ہوئے اسکے کے مفادات کے بر عکس فیصلے کرنا اور قرارداد میں منظور کرنا، میں ان سب کی مذمت کرتا ہوں۔ آپ کاشکر یہ۔

**جناب چیئرمین:** بہت بہت شکر یہ۔ جی نور محمد ڈمڑ صاحب۔

**میر محمد عارف محمد حسni:** جناب چیئرمین! میں بات کروں پھر ڈمڑ صاحب نے مجھے بھی جواب دینا ہے۔

**جناب چیئرمین:** آپ گورنمنٹ کا حصہ ہیں۔

**سینئروزیر، وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:** نہیں نہیں میں نے اسمبلی کی جو یہ قرارداد ہے۔ شکر یہ جناب چیئرمین۔ سب سے پہلے میں ہمارے دوستوں نے جب پچھلے دونوں ہمارا یہاں جو سیشن ہوا تھا اُس کے حوالے سے یہی دوست تو اُسی دن بھی بیٹھے تھے بہر حال میں اتنا انکو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ سیشن کوئی جلد بازی میں نہیں ہوا۔ اس سیشن کا باقاعدہ میرے خیال میں ایجندہ circular ہوا، جس طرح ہمارے اجلاسوں کا جو شیڈول جاری ہوتا ہے سیکرٹری اسمبلی کی طرف سے اسی طرح اس اجلاس کا باقاعدہ ایجندہ circular ہوا اور سب دوستوں کو ایجندہ املا ہوگا جو station پر موجود تھے کوئی نہیں میں۔ تو یہ اجلاس کسی جلد بازی میں نہیں ہوا ہے۔ پھر یہاں اجلاس میں آ کے، ہم جمہوری لوگ ہیں، ہم ظاہری بات ہے جمہوریت میں اکثریت، اقلیت اکثریت کی پابند ہوتی ہے۔ اس اجلاس میں جو قرارداد پیش ہوئی تو میرے خیال میں اس side میٹھے ہوئے یہاں کوئی بھی اس طرح یوقوف نہیں تھا، سب نے study بھی کیا تھا، سب نے پڑھا بھی تھا۔

**جناب محمد نواز کا کڑ:** جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

**جناب چیئرمین:** کورم کی نشاندہ ہی ہو گئی گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلے میں کورم کی گھنٹیاں بجائی گئیں)

**جناب چیئرمین:** پورا کر سکتے ہیں آج گورنمنٹ بنس ڈے بھی ہے؟ کورم پورا کر سکتے ہیں ڈمڑ صاحب؟

**جناب چیئرمین:** اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 16 دسمبر 2022ء بوقت 00:30 بجے سہ پہر تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 05:00 بجے 22 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)